سیّدنا یٰسین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ریاض مجید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّدنا یٰسین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ریاض مجید

نعت اکادمی

سلسلہ اشاعت: 123

تاریخ اشاعت: 14 اگست 2022

قیمت: 500/= روپے

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت / حقوق: شاعر

کمپوزنگ: مبشرہ آصف

تزئین: علی حسن زیدی

سرِ ورق: علی

بائنڈنگ: محمد عمران 03046367050

مطبع: زیدی، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300.6619124

اہتمام: نعت اکادمی

پوسٹ بکس نمبر 25 فیصل آباد

انتساب

سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ

کے نام

ترتیب

1)۔ خیال وخواب سے آگے ____ کہیں اِک آنِ حمد (حمدیہ)	09
2)۔ خاک اُن کے آستان کی چھو آئیں خواب میں	11
3)۔ لطف فرمائیں گے ہر اُمتی پر، مجھ پر بھی	13
4)۔ کچھ دُرود ایسے ہیں، عادت میں پڑھا کرتے ہیں	15
5)۔ کیسے جذبات تھے جو پھولے پھلے نعتوں میں	17
6)۔ کردے اِسے، جو ساحلِ جنت نشاں نصیب	19
7)۔ کس نے دیکھی ہے انتہائے نعت؟	21
8)۔ لختِ دلِ سلام وجگر گوشۂ دُرود	23
9)۔ کیسی صحبت تھی کہ ہم جس سے حُب افشاں آئے	25
10)۔ الطاف رُوفضا ہے سدا سوئے مصطفےٰ	27
11)۔ اثر اُس امّی لقب، ہاشمی نسب کا رہے	29
12)۔ یاد اُنہیں صبح وشام کیجئے گا	31
13)۔ جو نمازیں پڑھوں تا فجرِ قیامت دائم	33

14)۔ افلاک پہ ہیں بال و پرِ ختمِ نبوت 35

15)۔ حراو ثور کے رستوں کی جستجو ہے بہت 37

16)۔ تریسٹھ خیر کے وہ سال سب صدیوں پہ بُھارے ہیں 39

17)۔ بغیر جذبۂ دلِ نعت گر میں کیسے لائیں؟ 41

18)۔ دُھلی دُھلی ہوئیں، اشکوں سے برگزیدہ ہیں 43

19)۔ شہرِ طیبہ کا ہے فردوس شمائل، اِس میں 45

20)۔ شفاعت انؐ کی ردا بن کے سر پہ چھائی ہو 47

21)۔ زمیں ہے پرتوِ جنّت نما مدینے کی 49

22)۔ حُسنِ سیرت کی جو تفسیر ہوئی جا رہی ہے 51

23)۔ رحمتِ خاص کی صورت میں لگاتار درُود 53

24)۔ جس طور ہُوا رغبتِ مدحت میں اضافہ 55

25)۔ ترا ؐحوالۂ نسبت بزرگیِ فن کی ہے 57

26)۔ مبارک اہلِ ولا! مسلکِ ثنا کیشی 59

27)۔ حد جہاں تک ہے وہیں سدرہ نشیں چلتا ہے 61

28)۔ شروع میں نے جو کی تھی گزشتہ رات ہی نعت 63

29)۔ آپؐ رہتے ہیں جہاں پر، وہ جہاں ہم سا نہیں 66

30)۔ نہیں چلتا نظامِ زندگی جس بن مدینے کا 68

31)۔ خوفِ عقبٰی ___ میں رہے محو یہ سینہ دائم 71

32)۔ چشمِ کرم اے شافع! اے ممدوحِ الٰہی! 73
33)۔ مامون نہ ہو کیوں حرمِ پاکِ مدینہ؟ 75
34)۔ مَیں نے سوچا ہی نہیں تھا کبھی ایسا ہو کر 77
35)۔ قرآن میں خدا نے جو ارشاد نعت کی 79
36)۔ روشن اسی لئے ہے ازل سے جبینِ دل 81
37)۔ جبریل ہے فرشتوں میں من بھایا عرش کا 83
38)۔ ہم اہلِ نعت کو مدحت کی نوکری ملی ہے 85
39)۔ ترے چراغِ ستائش کی ضَو میں رہنے سے 87
40)۔ معراج کی جگہ تھی زمان و مکاں سے دُور 89
41)۔ تری بہشت جُڑی کہکشاں کا حصّہ ہیں 91
42)۔ جتنا جھکیں اُس دَر پر، دل رہتا ہے راحت میں 93
43)۔ بخش اپنے ذکر کی توفیق و استعداد اور 95
44)۔ اے شہہؐ عالی مقام! تیرے کرم سے 97
45)۔ کعبہ کا دَر دیکھتے، دیدۂ نم سے 99
46)۔ سعیٔ فن میری کہیں، بس خامہ فرسائی نہ ہو! 101
47)۔ اے بادِ صبا! شاہِ اممؐ امّیؐ لقب تک 103
48)۔ نعت درود و سلام کے شعری پیکر کا ہے نام 106
49)۔ سدا تاثیر طلب، سعیِ ثنا میں رہنا 108
50)۔ فرش سے عرش تک انوار تھے طاری ایسے 110

51)۔ جو کچھ یہاں ہے باطن و ظاہر ترےؐ لئے	112
52)۔ وہ عدالت کہ جہاں ہونا ہے آخر حاضر	114
53)۔ رُونمائی ہے کہ اسرار کشائی ہوئی ہے	116
54)۔ ہر حرف اس کا فرّخ و مسعود نعت ہے	124
55)۔ جہاں کی ساری زبانوں سے وہ چنیدہ ہے	127
56)۔ مشاہداتِ طیبّہ، تخیّلاتِ طیبّہ	129
57)۔ مدینہ شہرِ حُب آباد کے وسیلے سے	131
58)۔ ہیں درود آشنا دلارے حرف	133
59)۔ چہرے کو انفعال سے دھوتی ہوئی حیات	135
60)۔ اے خوشا نغمگیِ صلِّ علیٰ سے، تیری	137
61)۔ یقیں دعاؤں میں ظاہر رسولِ رب کا ہے	139
62)۔ حقِّ ثنا ادا کرے! کس میں یہ تاب ہے؟	141
63)۔ صدا یہ جم کے لگاؤ ’درُود پڑھتے ہیں‘	143

حمد

خیال وخواب سے آگے__ کہیں اِک آنِ حمد
ہے نُور پاش ، سرِ ہفت آسمانِ حمد

شمار و حدّ و گمان و قیاس سے باہر
مدام پھیلتا بڑھتا ہُوا جہانِ حمد

ازل سے محو ہے تسبیح میں جہان اُس کی
اک ایک ذرّۂ خاکی ہے ارمغانِ حمد

اندھیرے فاصلوں میں، پھیلتے خلاؤں میں
ستاروں ، کا ہکشاؤں میں بھی ہے اذانِ حمد

گرفت میں نہ خیال و زباں کی آتا ہُوا
ازل سے تا بہ ابد ہے بس اِک زمانِ حمد

درُود اُس پہ، ہمہ شکر، ذات تھی جس کی
تھی جس نبیؐ کی خموشی بھی ترجمانِ حمد

وہ جس سے بڑھ کے، کسی نے نہ رب کی کی تعریف
تھا جس رسول کا سانس ایک اِک جہانِ حمد

ہیں ’دال‘ ’حا‘ حق ودعوت میں بائیں دائیں ریاض
تو م ، میمِ محمدؐ ہے درمیانِ حمد

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خاک اُن کے آستان کی چھوآئیں خواب میں
بال و پرِ خیال جو پھیلائیں خواب میں

اللہ اذن دے، (زہے قسمت) تو آپؐ کے
نقشِ قدوم پلکوں سے سہلائیں خواب میں

ہر سنگِ میل پر کریں ہم سجدے شُکر کے
طیبہ کا رہگزار اگر پائیں، خواب میں

اُن گلیوں میں جہاں ہوئے مس آپؐ کے قدم
تھک جائیں پھرتے پھرتے، تو سوجائیں خواب میں!

بیداریوں میں نعت نہ شایان شان ہوئی
کر کے یہ معجزہ کبھی دکھلائیں خواب میں!

دیکھیں قبا کو اور کبھی قبلتین کو
خود کو اُحد کی سمت کبھی پائیں، خواب میں

اُن کی طلب میں بھی رہے ملحوظ احترام
قابل ہیں کیا ہم اِس کے کہ وہ آئیں خواب میں!

عمرے کیے جو حافظؔ و تائبؔ کے ساتھ، روز
اُن یادگار عمروں کو دہرائیں خواب میں!

وابستہ ہیں جو خواہشیں اُس شہر سے ریاضؔ
جو ہو سکے بقیع میں دفنائیں، خواب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطف فرمائیں گے ہر اُمتی پر، مجھ پر بھی
کیوں پڑے گی نہ شفاعت کی نظر مجھ پر بھی!

رُو بہ سیرت مَیں ہُوا جب سے کرم سے تیرے
کھُل گیا نُور کا اک راہگزر مجھ پر بھی

تیرے اوصاف کے اظہار میں اے امّی لقبؐ
ادا ہو جائے جو ہے قرضِ ہنر مجھ پر بھی

رہے محروم نہ کوئی بھی شفاعت سے تری
سب پہ ہو چشمِ کرم ــ خیرِ بشرؐ مجھ پر بھی

سعیِ تازہ جو کوئی نعت کے ماحول میں ہو
میری کوشش ہے کہ گزرے وہ خبر مجھ پر بھی

خوش گماں ہوں کہ کبھی ہوں گے سکینت افشاں
قریۂ روشنی کے شام و سحر مجھ پر بھی

کاش مزدلفہ کے اَسرارِ نہاں ہوں روشن
شبِ ذی الحج کے کسی پچھلے پہر مجھ پر بھی

رہے گا امّتی محرومِ شفاعت پھر کون؟
مہرباں شافعِ محشر ہوں اگر مجھ پر بھی!

جن کی رحمت ہے زمانے پہ کرم بار ریاضؔ
اُن کی رحمت کا نہ کیوں ہو گا اثر مجھ پر بھی!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کچھ درُودایسے ہیں، عادت میں پڑھا کرتے ہیں
اور کچھ دل میں، محبّت میں پڑھا کرتے ہیں

اب بھی مل جاتے ہیں ماحولِ مدینہ میں کہیں
ایسے کردار جو سیرت میں پڑھا کرتے ہیں

ایسے بھی ہوتے ہیں کچھ لفظ جنہیں پچھلے پہر
زیرِ لب طرزِ تلاوت میں پڑھا کرتے ہیں

در و دیوارؔ حرم کے جو کئے تھے اَزبر
گھر میں بیٹھے کبھی خلوت میں پڑھا کرتے ہیں

ذہن میں کرتے ہیں ہم اپنے مواجہ تحریر
پھر اِسے دھیان میں، فرصت میں پڑھا کرتے ہیں

کیسی ہے طرز اذاں، مسجدِ حضرتؑ کی جسے
ظاہراً سنتے، حقیقت میں پڑھا کرتے ہیں

آئتیں نور کے ماحول میں ہوتی ہیں بلند
ہم جسے چشمِ سماعت میں پڑھا کرتے ہیں

محویَت کتنی پُرانوار ہے مقصورے کی
ہم جسے دل کی بصارت میں پڑھا کرتے ہیں

کون جانے؟ وہی اذکار ہوں مقبول ریاضؔ
ہم جنہیں عجلت و لکنت میں پڑھا کرتے ہیں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے جذبات تھے جو پھولے پھلے نعتوں میں
سایہ سایہ مرے ہمراہ چلے نعتوں میں

طائف و ثور و حرا آپ ہیؐ کیسے کیسے
سلسلہ ہائے خیالات چلے نعتوں میں!

سوچ کے کیسے تلازم ملے حیرت آثار
گنبدِ سبز کی چھاؤں کے تلے نعتوں میں

چُپ جو بے مایہ تھی یاں آ کے گراں مایہ ہوئی
بِن کہے جذبے مرے کیسے ڈھلے نعتوں میں!

لیپ دی روشنی الفاظ کی رہداری میں
صبحِ کاذب میں چراغ ایسے جلے نعتوں میں!

آل و اصحاب کی نسبت کی ہوئی نشوونما
سلسلے کیسے عقیدت کے پلے نعتوں میں!

اک پناہ گاہ کی صورت رہا یہ ذوق مجھے
دُور خدشے ہوئے ، آلام ٹلے نعتوں میں

طاعت اندیش نہیں طبع تو کیا زورِ ثنا؟
فن کے سو معجزے دکھلائیں بھلے نعتوں میں!

صبح کاذب کے دھندلکوں میں چراغ آج ریاض
کیسے کیسے حرم آثار جلے نعتوں میں

ﷺ

کر دے اِسے، جو ساحلِ جنت نشاں نصیب
ہو کشتیِ شکستہ کو وہ بادباں نصیب!

صالح قیادتیں ملیں امّت کو یا خدا؛
بے فکر قوم کو ہوں بھلے حکمراں نصیب!

اک نظم میں دَر آئے، یہ اک ضبط میں ڈھلے
یہ منتشر ہجوم ہو اب کارواں نصیب!

بے کار مشغلوں میں نہ سانسوں کا زَر گنوا
کر آخرت کی فکر کوئی، اے زیاں نصیب!

پیدا وہ مُردہ مٹی سے کرتا ہے زندگی
رکھ اُس کی رحمتوں پہ یقیں، اے گماں نصیب!

اس آئینے کا دل میں اُتار ایک ایک عکس
پھر جنّتِ مدینہ کے منظر کہاں نصیب!

دَر بے شمار کھل گئے اظہارِ نعت کے
لکنت نصیب شوق ہُوا ہے بیاں نصیب!

مول اُس کا کیا 'حدائق بخشش'* کی سیر سے
نعتوں کی شکل میں جو ہُوا ارمغاں نصیب!

پوری یہ اک ریاضِ ثناگر کی ہو دعا
دنیا و آخرت میں ہو امّت اماں نصیب!

❁

* مجموعہ کلام: احمد رضا بریلوی

ﷺ

کس نے دیکھی ہے انتہائے نعت
نعت ہی نعت ہے ورائے نعت!

کہیں ما قبلِ 'کُن' کے نقشے میں تھی
یا ہوئی 'کُن' سے ابتدائے نعت

طرزِ اظہار__خواہ کیسی ہو؟
رُو بہ سیرت رہے فضائے نعت

پورے جذب و حواس و ہوش سے دیکھ
جاگتی آنکھوں خوابنائے نعت

رُوبرو رہ مواجہ کے اپنے
تخیلئے کو رکھ آشنائے نعت!

نعت آمادہ دل ہے جب سے صدا
سُنی ''حیٰ علی الثنائے نعت''

بندوں کو صورت درود و سلام
دے رہا ہے خدا صلائے نعت

مال و شہرت کے جلوے دکھلا کر
نعت خوانوں کو آزمائے نعت

نعت ہے حمد کی عطا، رب نے
حمد پر رکھّی ہے بِنائے نعت

دَر و بست اس کا ہے درُود انداز
ہے سلام آشنا فضائے نعت

ہے ریاضؔ مجید کی یہ دعا
روز افزوں ہو اشتہائے نعت!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لختِ دلِ سلام و جگر گوشۂ درُود
اسمِ مبارک آپؐ کا ہے توشۂ درُود

ہیں ذکر دوسرے بھی بہت معتبر مگر
صلِّ علیٰ النّبی ہے بڑا توشۂ درُود

اخلاص سے ہو پیش، اگر ہو قبول تو ___
امکان خُلد رکھتا ہے ہر خوشۂ درُود

خطّاطیِ نفیس رقم میں ہے ضَوفشاں
اک ایک قوس و شدّ و کش و شوشۂ درُود

جتنا سمیٹ پائے سمیٹ احترام سے
تیرہ لحد کی روشنی ہے، توشۂ درود

گلبن بہشت کی ہو ہر اک گھر میں نُور پاش
ہر گھر میں ایک چھوٹا سا ہو گوشۂ درود

اک لفظ اِس کا لاکھوں سنابل ہیں خیر کی
فصلِ ہزار دانہ ہے اک خوشۂ دُرود

دائم درود خوانوں سے آباد ہو ریاضؔ
جاوید باد! شہر کا یہ 'گوشۂ دُرود' *

* فیصل آباد

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کیسی صحبت تھی کہ ہم جس سے حُب افشاں آئے
خالی الذّہن گئے' نعت بداماں آئے!

انقلاب ایسا کبھی دانش و حکمت کا سُنا
بن کے اک امّیؐ لقب، صاحبِ قرآں آئے

حشر تک کے لئے دنیا کی امامت کے لئے
اُٹھّے صحرا سے قدآور سرِ میداں آئے

تن گئی خیر کی چادر مرے چاروں اطراف
نیک اعمال مرے بن کے نگہباں آئے

فلم سی چلنے لگی عمرے کی اک یاد کے ساتھ
منظر آنکھوں میں کئی روشنی ساماں آئے

مجھ تک آیا ہے سفر نعت کا، جب یہ سوچا
کیسے کیسے مری سوچوں میں ثنا خواں آئے؟

اُن کی نعتوں کے تھے کیا لفظ کہ جو کرتے ہوئے
کاغذوں پر سے دلوں تک میں چراغاں آئے

رفتگاں کی ثنا آرائی پہ جتنا سوچا
ذہن میں نعتِ نبیؐ کے نئے امکاں آئے

کِیا ہُوا کچھ نہ سمجھ آیا، مدینے سے ریاضؔ
متحیّر مرے یوں دیدۂ حیراں آئے!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

الطاف رُو فضا ہے سدا سوئے مصطفےٰ
رحمت تمام، عفو ہمہ، خوئے مصطفےٰ

شاداب نیّتیں کرے، تازہ جبلّتیں
سیراب روح تک کو کرے جوئے مصطفےٰ

شیخین اُس کے قرب سے اب بھی ہیں بہرہ یاب
اللہ رے! دلنوازیِ پہلوئے مصطفےٰ

ہے نیّتوں کا وزن بھی جس کی نظر میں ___ وہ
قسطاسِ مستقیم، ترازوئے مصطفےٰ

قدرت نے منہ دکھائی میں صدقہ کی کائنات
ظاہر بہ اہتمام کیا، روئے مصطفےٰ

دنیا میں رنگ، نسل، زباں، وجہِ افتخار
معیار صرف تقویٰ ہے آنسوئے مصطفٰے

رتبے میں، افتخار میں، قیمت میں، شان میں
ارض وسما سے بڑھ کے ہے اک موئے مصطفٰے

محسوس کرتے ہیں اُسے دائم درود خواں
پھیلی ہے جو جہان میں خوشبوئے مصطفٰے

رحمت نمائے رحمتِ باری، بروزِ حشر
ہوں گے ریاضؔ اشارہ و ابروئے مصطفٰے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثر اُس امّی لقبؐ ہاشمی نسب کا رہے
ہنر پہ سایہ ہمیشہ شۂ عربؐ کا رہے

دعا جو مانگوں وہ ربِّ رسولؐ سے مانگوں
وسیلہ اوّل و آخر رسولِؐ رب کا رہے

تعلق اِس کا ہے حسّانؓ سے _ لکھوں جب نعت
تصوّر اُس کی فضیلت کا اور نسب کا رہے

نہ انبیائے سلف کی ذرا بھی ہو تخفیف
لحاظ سب کے مراتب کا اور ادب کا رہے

رسولؐ ___ چیدہ ، پسندیدہ ، برگزیدہ وہی
علَم بلند اُسی ممتاز و منتخب کا رہے

رہیں بہشت کی خوشبو سے بہرہ وَر سانسیں
درُود پاک جو معمول روز و شب کا رہے

مَیں جانا جاؤں ثنائے نبیؐ کی نسبت سے
مرا حوالہ فقط نعت کے نسب کا رہے

مدینے رہ گئے اس بار بھی جو آنے سے
خیال، وقتِ سلامِ وداع سب کا رہے

رہیں مہکتی، صلوٰۃ و سلام سے سانسیں
ریاضؔ ربط ہمیشہ درُود و لب کا رہے

ﷺ

یاد اُنہیںؐ صبح و شام کیجئے گا
زندگی اُن کے نام کیجئے گا

وہاں الفاظ کام آتے نہیں
آنسوؤں سے کلام کیجئے گا

دل دھڑکنے کی بھی نہ آئے صدا
یوں ادب سے سلام کیجئے گا

سند آ جائے ہاتھ بخشش کی
ہم کو اپنا غلام کیجئے گا

لمحہ لمحہ کٹے دُرودوں میں
عمر بھر یہ ہی کام کیجئے گا

گر ملے اذن آپ بھی، اسی سال
طیبہ کا اہتمام کیجئے گا

ملے خاک مدینہ گر اُس کا
دل سے آپ احترام کیجئے گا

راہِ طیبہ میں اُنؐ کی سیرت کا
تذکرہ گام گام کیجئے گا

جہاں تک ہو سکے ریاضؔ مجید
اُن کا پیغام عام کیجئے گا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو نمازیں پڑھوں تا فجرِ قیامت ، دائم
اُن نمازوں میں رہے تیری امامت دائم

مُتَجسّس، مُتَکَلِّم سبھی دنیا بھر کے
تیری دہلیز پہ ہیں ساکت و صامت، دائم

سعی جو نعت میں کی خیر میں ہو اُس کا شمار
روزِ افزوں ہو مری نعتوں میں برکت_ِدائم

جو زمانہ مرا، خاموشیِ برزخ میں کٹے
قائم اُس پر بھی رہے تیری نظامت_ِدائم

میں کہیں پر بھی رہوں، خوابوں خیالوں کو مرے
شہرِ طیبہ میں میّسر ہو سکونت، دائم!

منفرد فکرؔ ہنر سب سے انوکھا ہو ، رہے
مرے اسلوب کو حاصل یہ کرامت دائم

رہے اک جذب رویّوں میں خجالت انداز
اور اندیشوں میں احساسِ ندامت دائم!

نسل در نسل یہ اعزاز رہے باعثِ فخر
رہے نسبت ترے بَردوں کی رفاقت دائم

عجز و اخلاص سے ہو نعت گروں کی صف میں
معتبر جتنا مرا ہو قد و قامتؔ دائم!

کچھ نہ کرنے کا تاسّف رہے لہجے میں ریاضؔ
رہے اظہار میں اک رنگِ ملامت دائم!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افلاک پہ ہیں بال و پرِ ختمِ نبوت
سدرہ سے ورا ہے اثرِ ختمِ نبوت

اس دین میں کچھ ہوگی نہیں قطع و برید اب
ملّت کو ملا یوں ثمرِ ختمِ نبوت

شاداب ہے، سرسبز ہے، تازہ ہی رہے گی
سب موسموں شاخِ شجرِ ختمِ نبوت

ہے امن ہی امن اور سکینت ہی سکینت
کیا طرفہ ادا ہے ہنرِ ختمِ نبوت

ہے خاص کرم رب کا، محمدؐ کی عطا ہے
ہر امّتی پاتا ہے برِ ختمِ نبوت

قرآں کی طرح اِس کا محافظ بھی خُدا ہے
اللہ نگہباں ہے سرِ ختمِ نبوت

تھے منزلتِ شانِ محمدؐ سے سب آگاہ
سب انبیاء کو تھی خبرِ ختمِ نبوت

گہنے کا نہیں حشر کے دن کو بھی یہ خورشید
روشن ہے ابد تک سحرِ ختمِ نبوت

خود اس نے عقیدہ یہ سنوارا ہے ریاضؔ آپ
اللہ ہے تزئین گرِ ختمِ نبوت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرا و ثور کے رستوں کی جستجو ہے بہت
نبیؐ کے ذکر میں سرشاریِ نمو ہے بہت

مدینہ حال ہوئ سیرت سے کر خیال کشید
جو دل میں نعت نگاری کی آرزو ہے بہت

وہ جذب جو کشش آور ہے نعت گوئی میں
خیال وخواب میں میرے وہ چارسُو ہے بہت

علاج غیب سے کوئی ہو رِستے زخموں کا
حضور! اُمّتِ بیضا لہو لہو ہے بہت

نکلنے دیتا نہیں اپنے فتنہ و شر سے
دہائیوں سے اک آشوب رُوبرُو ہے بہت

یہ تار تار یہ غفلت شعار اُمّت' حیف!
سمجھ رہی ہے ابھی مہلتِ رفو ہے بہت!

تری اماں میں ہوں شادؔ اے خیالِ درُود!
مرے لئے بھری دنیا میں ایک تُو ہے بہت

ہو کوئی وقت، کوئی شہر، کوئی حلقہ ہو
مدینے، مجھ کو فقط تیری گفتگو ہے بہت

وہ تیریؐ نعت کی بالیدگی میں کوشاں ہے
ریاضؔ کی اِسی نسبت سے آبرو ہے بہت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تریسٹھ خیر کے وہ سال سب صدیوں پہ 'بھارے' ہیں
جو اُس نے کشتِ 'کُـــن' کی آبیاری میں گزارے ہیں

وہی ہے جس نے تزئینِ توازن کی ہے دنیا کی
اُسی نے وقت کے الجھے ہوئے گیسو سنوارے ہیں

نبّوت اُن کی جاری سب جہانوں' سب زمانوں میں
زمانے بھر کے پیغمبرؑ وہ پیغمبر ہمارے ہیں

علامت ہے اُسی حسن جمال افروز کی دنیا
ستارے' کہکشائیں سارے' اُس کے استعارے ہیں

نمایاں وحیِ حق میں ہیں ترے کردار کے پہلو
تری سیرت ہی کے اَبواب یہ قرآں کے پارے ہیں

ترے اقوال، پیغامات، فرمان اے مرے آقاؐ
مسائل کا ہیں حل، گرداب میں روشن کنارے ہیں!

جہاں میں حسن ہے، جتنا جہاں میں خیر ہے جتنی
یہ خالق نے تری تخلیق کے صدقے اتارے ہیں

نفس کی آمد و شد، دل کی دھڑکن، نبض کی حرکت
سمجھنا چاہو تو واپس پلٹنے کے اشارے ہیں

ریاضؔ اک ''قطرۂ شبنم بہ نوکِ خار'' * ہے ہستی
ہوس نے بے سبب دنیا میں پیر اپنے پسارے ہیں

---

* عثمان ہارونی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بغیر جذبۂ دلِ نعت گر میں کیسے لائیں؟
نہ ہو خلوص تو الفاظ اثر میں کیسے لائیں؟

قبول ہوتی ہیں نعتیں جو' کیسی ہوتی ہیں
ثنا کی اصل ہے جو وہ خبر میں کیسے لائیں؟

خوشا' کھلا ہے دریچہ خیال کا ورنہ
مہک مواجہ کی ہم اپنے گھر میں کیسے لائیں؟

اٹھائے پھرتے ہیں سب سر پہ گٹھڑی وہموں کی
یقیں جو گم ہُوا رختِ سفر میں کیسے لائیں؟

بیانِ نعت میں سب ڈر رہے ہیں وصف نگار
کہ ہم خلوصِ سلف کا ہنر میں کیسے لائیں؟

ہیں فاصلے کہ بڑھے جا رہے ہیں وقت کے ساتھ
وہ دُور ہوتے مناظر نظر میں کیسے لائیں؟

غبارِ راہ تو بن جائیں تیرے رستوں کا
وجود اپنا تری رہگزر میں کیسے لائیں؟

مدینے جو ہمیں پہنچا دے، وہ صلاحیّت
ہم اپنے ٹوٹے ہوئے بال و پر میں کیسے لائیں!

مدینہ چھوڑنے کے پَل کی بھیگی تصویریں
ریاض جائیں بھی تو چشم تر میں کیسے لائیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دُھلی دُھلی ہوئیں، اشکوں سے برگزیدہ ہیں
جن اہلِ ذکر کی آنکھیں مدینہ دیدہ ہیں

ہیں منفرد تریؐ تعریف _ دوسرں سے لوی ں
ترے چراغِ ستائش کی سرکشیدہ ہیں

وہ آنکھیں خلد کے منظر پہ بھی ٹھہرتی نہیں
مدینہ آشنا ہیں، جو مواجہ دیدہ ہیں

جہان بھر کے کسی طائفے میں ملتی نہیں
جو عادتیں ترے اصحابؓ کی چنیدہ ہیں

مرا سلامؑ بصد احترام اُن کو بھی
جو ہستیاں ترےؐ پہلو میں آرمیدہ ہیں

تری وہ باتیں ہیں آیاتِ رب کے بعد عزیز
وہ باتیں جو ترے اصحابؓ سے شنیدہ ہیں

شناخت جن کی ہے دنیا میں سرفرازی سے
تری جناب میں وہ گردنیں خمیدہ ہیں

ہیں تیری نعت کے اوراق احترام آموز
تری ثنا کے صحیفے خدا رسیدہ ہیں

ہزار مدحتیں سعیِ ریاضؔ عاجز کی
ترے حضور میں تاحال نارسیدہ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہرِ طیبہ کا ہے فردوس شمائل، اِس میں
روح رہتی ہے، دھڑکتا ہے مرا دل اِس میں

جو تصوّر میں مدینہ ہے ہم اہلِ حُب کے
سچ اگر پوچھو تو جنّت بھی ہے شامل اِس میں

احترام آشنا رہ ، جتنا وہاں پر ہو قیام
سب ادب خواہ ہیں درپیش مسائل اِس میں

خود جبلّت میں دَر آتی نہیں تسلیم کی خُو
دلِ شوریدہ بڑی پڑتی ہے مشکل اِس میں

ہے اجازت سے تری دیدِ مدینہ مشروط
گر ترا اِذن نہ ہو کون ہو داخل اِس میں؟

یونہی رَس آتا نہیں نعت میں، جذبوں کے کئی
جھونکنے پڑتے ہیں نادیدہ وسائل اس میں

آل کی معنوی وسعت پہ اگر غور کریں
صالح افراد بھی امّت کے ہیں شامل اِس میں

دل دھڑک اٹھتا ہے جب لفظ مدینے کا سنیں
زہے یہ شہر، ہے ہر امّتی کا دل اِس میں

نعت کے فن میں مکمل نہیں مل کر بھی سبھی
صرف خالق ہے ریاضؔ اکمل و کامل اِس میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شفاعت انؐ کی ردا بن کے سر پہ چھائی ہو
ترے حضور میں، جب میری پیشوائی ہو!

ہو جمع حلقہ ثنا گسترانِ رفتہ کا، جب
ہماری سعیٔ عقیدت کی رُونمائی ہو

لحد سے داخلۂ خلد کے مراحل تک
نصیبِ عمر فقط تیریؐ رہنمائی ہو

پہاڑ جیسے گنہ میرے ہوں نظر انداز
قبول ہو، جو ہوئی مجھ سے کچھ بھلائی ہو

مدینہ رب نے بنایا ہے مانگنے کے لئے
بہشت میں تو یہ ممکن نہیں گدائی ہو!

جہاں پہ ملتی ہو ہر چیز چاہنے پر ہی
وہاں سوال ہو کیا؟ کیسی لب کشائی ہو؟

نہ سر کبھی بھی اٹھے سجدۂ تشکّر سے
خدا کا شکر ہو اور شکر انتہائی ہو!

قلم ہو نخلِ مدینہ کا میرے ہاتھ اندر
مری دوات میں زمزم کی روشنائی ہو

ریاضؔ زندگی کا جس میں لوں مَیں آخری سانس
ہوا، وہ شہر مدینہ سے ہو کے آئی ہو !

ﷺ

زمیں ہے پرتوِ جنّت نما مدینے کی
کہ خاکِ راہ بھی ہے آئینہ مدینے کی

یہ ایک شہر ہے یا جیتا جاگتا کردار
ہے ایسے خلقِ خداؑ آشنا مدینے کی

جہاں میں قریۂ خیر ایک_ اُن کی نسبت سے
تمام خاک ہے خاکِ شفا مدینے کی

جدا ہر ایک کا ہے تجربہ زیارت کا
ہر ایک کی ہے کہانی جدا مدینے کی

مدینہ دیکھ کے آنے کے بعد یہ ہُوا ہے
بڑھی ہے اور بھی حُبّ و وِلا مدینے کی

ہماری سعیِ زیارت کا خیرزا حاصل
جو ساتھ لائے ہیں گھر تک دعا مدینے کی

ملائکہ ہوں کہ جنّ و بشر کہ انساں ہوں
ہر اک کو راس ہے آب و ہوا مدینے کی

ریاضؔ کھینچتی ہے اپنی سمت رغبت سے
زمین ایسے ہے جذب آشنا مدینے کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ سیرت کی جو تفسیر ہوئی جا رہی ہے
آپؐ کی شان کی تشہیر ہوئی جا رہی ہے

منتظر عاصیوں کی رحمتیں ہیں ، ہم سے ہی
اُس طرف جانے میں تاخیر ہوئی جا رہی ہے

کیسی نسبت ہے ترے دَر سے ہم اہلِ حُب کی
نسل در نسل جہاں گیر ہوئی جا رہی ہے

کیا ضیاء پاش ہے اسم اُن کا، ورق پر لکھیئے
روشنائی ہے کہ تنویر ہوئی جا رہی ہے

کرتی جاتی ہے ہمیں رحمتِ توّاب معاف
ہم سے تقصیر پہ تقصیر ہوئی جا رہی ہے

جیسے جیسے وہ مدینے کے قریب آ رہا ہے
سارباں کی صدا دلگیر ہوئی جا رہی ہے

رُو بہ تکمیل ہُوا جاتا ہے ہر ایک خیال
چاہ شرمندہ تعبیر ہوئی جا رہی ہے

زندہ اک معجزہ ہے اُن کا ریاضؔ آئے روز
خاکِ طیبہ کی جو اکسیر ہوئی جا رہی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رحمتِ خاص کی صورت میں لگاتار درُود
پڑھتے ہیں آپ پہ اللہ کے انوَار درُود

کس قدر رحمتِ باری کا وہ حامل ہو گا
حاصلِ کُــــن کے اثاثے کا ثمردار درُود

بڑھتی رہتی ہے سدا اصلؔ علیٰ کی کھیتی
حق میں ذاکر کے ہیں تا حشر کرم بار درُود

بڑھتا جائے گا ثواب اس کا عمل نامے میں
پھیلتا جائے گا تا حشر اثر آثار درُود

دوسری نیکیوں سے ہوگی جدا اس کی شناخت
دے گا لو دُور سے وہ آئینہ بردار درُود

ہو گا کیسا وہ بشارات و تحیر ساماں
ہم نے جو پڑھنا ہے اِس عمر کے اُس پار درُود

رحمت رب سے کئے رہتا ہے سایہ سر پر
وہ مری کشتِ عمل میں ہے جو چھتنار درُود

آپؐ کو اپنے احاطے میں لئے ہیں ہر وقت
نُور اندوز درُودِ آگہی سرشار درُود

بخشیے گا شرف آپ اُن کو قبولیت کا
بھیجتا ہے جو ریاض آپؐ پہ سرکارؐ درُود

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس طور ہُوا رغبتِ مدحت میں اضافہ
کچھ اور ہُوا ہے مری لکنت میں اضافہ

کیا زندگی ہے؟ رُو بہ خسارہ ہے_ ہر اک روز
ہو جاتا ہے احساسِ ندامت میں اضافہ

الفاظ نہیں ملتے مجھے ___ پیشِ مواجہ
ہو جاتا ہے کچھ اور خجالت میں اضافہ

فیضان و کرم دیکھ کے اُس دستِ عطا کا
ہو جاتا ہے سائل کی ضرورت میں اضافہ

ایسے بھی تھے کچھ لوگ سنائی جو انہیں نعت
کچھ اور ہُوا نعت کی برکت میں اضافہ

جب تک نہ جھکائے گا سر اُس ذات کے آگے
ہو گا نہ ترے قامت و قیمت میں اضافہ

درکار ہے اخلاص اساس ایک ہی مصرع
مطلوب، ہنر میں نہ مہارت میں اضافہ

پڑھ کر جو درُود اُن کی ثنا لکھنے کو بیٹھا
ہوتا گیا کہنے کی سہولت میں اضافہ

معراج کے اَسرار پہ جتنا بھی کریں غور
ہوتا ہی چلا جاتا ہے حیرت میں اضافہ

رو رو کے ریاضؔ ایک ہی شے رب سے طلب کر
پاکیزگی نیّت و نسبت میں اضافہ!

ﷺ

ترا حوالۂ نسبت بزرگی، فن کی ہے
شرف بیان کا ہے، منزلت سخن کی ہے

جو ضوفگن ہے ستاروں میں، کہکشاؤں میں
یہ ساری روشنی اُسؐ اوّلیں کرن کی ہے

ترے اشارۂ ابرو کے منتظر کے لئے
غبار و بار یہ تحسین انجمن کی ہے

ہماری نقل کو دے درجہ اصل کا مولاؐ
قبول وہ بھی ثنا ہو، جو عادتاً کی ہے!

اثاثہ ہے دل سادہ کی خوش گمانی بھی
کہ ساری بات عقیدت میں حسنِ ظن کی ہے

ہے اصل متن ترا اسمِ مصحفِ کُن کا
کہ جس سے تازگی اِس عالمِ کہن کی ہے

درُود کا ہے مبارک تلازمہ جس سے
ہر ایک سمت ہَوا نعت کے چلن کی ہے

ہے جذبِ صلِّ علیٰ سے فضا سکینت باب
درُود شیفتۂ کیفیت انجمن کی ہے

مجھے یقین ہے جائے گی حشر تک مرے ساتھ
جو خاکِ طیبہ کی خوشبو مرے کفن کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مبارک اہلِ ولا! مسلکِ ثنا کیشی
خوشا یہ حمد سگالی ـــــ یہ نعت اندیشی

دعا ’حسابِ یسرا‘ کی کر، جو آئے یاد
حضورِ رب میں قیامت کے روز کی پیشی

جو اونچ نیچ رویّوں میں ہے، خدایا! معاف
معاملات کی ہو درگزر کمی بیشی!

نہ وعظ تفرقہ پرور ہوں اہلِ منبر کے
ہو بختِ ذاکراں، ہم مسلکی و ہم کیشی

ہوں اہل قافلہ اک دوسرے کے خیر اندیش
امیرِ قافلہ کی دُور ہو بداندیشی

ہیں چمٹے ایک ہی چوکھٹ سے اہلِ نسبت سب
خوشا نصیب! یہ دل بستگی و بے نیشی

ہیں ایک جان الف آلاف امّتی سارے
عطائے سیرہ ہے یہ ہم قرابت و خویشی

خوشا وہ ربط جو دنیا سے بے نیاز کرے
نتیجہ جس کا ہو پیوستگی و درویشی

دکھوں میں بھی مُتبسّم رہیں ریاضؔ کبھی
سخن میں جھلکے نہ دل خستگی و دل ریشی

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حد جہاں تک ہے وہیں سدرہ نشیں چلتا ہے
اُس سے آگے نہیں جبریلِ امیں چلتا ہے

کھنچی رہتی ہے مری روح سوئے خلدِ بقیع
سلسلہ کوئی عجب زیرِ زمیں چلتا ہے

عجز دربار شفاعت میں ہے مقبول بہت
یہی اک سکّہ ہے خالص جو وہیں چلتا ہے

در و دیوار بھی ہوتے ہیں رہِ عمرہ میں ساتھ
لے کے گھر زادِ سفر میں یہ مکیں چلتا ہے

بیٹھتے اُٹھتے مواجہ کا وہ منظر نامہ
آنکھ سے دُور ہے، پر دل کے قریں چلتا ہے

لب پہ جب صلِّ علیٰ آتا ہے ایمن ساماں
سانسوں سے دھڑکنوں تک نورِ مبیں چلتا ہے

مستجاب آنکھ میں آیا ہُوا آنسو ہے یہاں
یہ وہ دینارِ وِلا ہے جو یہیں چلتا ہے

ﷺ

شروع میں نے جو کی تھی گزشتہ رات ہی نعت
جو اٹھّا فجر کو کاغذ پہ دیکھی، نعت ہی نعت

حضور کا جو کریں اٹھتے بیٹھتے تذکار
خوشا وہ نعت گرفتہ، ہے جن کی ذات ہی نعت

فقیر و حافظ تائب سے مبتلائے ثنا
وہ نعت شیفتہ، تھی جن کی بات بات ہی نعت

مدینہ حال، فنا فی الثّنا جو رہتے تھے
نمو پذیر تھی جن مخلصوں کے سات ہی نعت

کبھی نہ لب پہ گو آئے، نہ اُترے کاغذ پر
حُب ان کی دل میں ہے، ہو جن کی واردات، ہی نعت

وہ معتکف ہیں جو صل علیٰ کے وِرد اندر
ہے جن درُود شناسوں کی کُل حیات ہی نعت

نظر سے دیکھیئے بوبکرؓ اور عمرؓ کے اگر
لگے گی تجھ کو دلا! ساری کائنات ہی نعت

یہ کہکشائیں‘ یہ تارے‘ یہ ثابت و سیّار
فضا ہے نعت ہی نعت اور خلا ہے نعت ہی نعت

کُرے ہیں م ح اور م د کی شکلیں
ہیں نعت حالوں کی نظروں میں شش جہات ہی نعت

مدینہ، گنبد خضرا، مواجہ، مقصورہ
کچھ ایسے لفظ ہیں، ہے جن کی نفسیات ہی نعت

ظہور‘ رحمتِ رب نے کیا محمدؐ میں
ہیں نورِ صبحِ ازل کی تجلیات ہی نعت

اسے چمکنا ہے فردا کی راہداری میں
بنیں گے آتے زمانے کے ممکنات ہی نعت

ریاض ڈوب کے نعت ایسے جذب میں لکھّی
دِکھائی دینے لگا مجھ کو اپنا ہات ہی نعت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپؐ رہتے ہیں جہاں پر، وہ جہاں ہم سا نہیں
اَور دن رات ہیں، وہ نظمِ زماں ہم سا نہیں

'لی مع الله' کے تناظر میں،مظاہر سے پرے
اور دنیا ہے وہ اک، اُنؐ کا جہاں ہم سا نہیں

روحِ تقدیم ہیں وہ، اُن کا زمانہ ہے جدا
مستقل ہوتا ہے جو وقت وہاں، ہم سا نہیں

ایک ماحول___ نہیں جس میں غروب اورطلوع
سیمگوں اور وہ تباشیری سماں ہم سا نہیں

لحنِ خاموش سے اُس خلد میں کرتے ہیں کلام
لفظ ہم سے نہیں، اندازِ زباں ہم سا نہیں

نظر اک امّتِ مرحوم پہ اے دینؐ پناہ!
دہر میں کوئی بھی محتاجِ اماں ہم سا نہیں!

آخری صف میں ہی رہتے ہیں، تصوّر میں بھی ہم
زائروں میں کوئی بے نام و نشاں ہم سا نہیں

ایک بھی مصرعِ تر ہم سے نہ ہو پایا ریاضؔ
عجز اسلوب کوئی نعت بیاں ہم سا نہیں!

ﷺ

نہیں چلتا نظامِ زندگی جس بِن مدینے کا
نظر رکھتا ہے ہر اک پر وہ خود محسنِ مدینے کا

نئے ہی ڈھنگ سے ہر رات آتی ہے مدینے میں
نکلتا ہے نئے انداز سے ہر دن مدینے کا

گلی کوچوں میں ہم سب گھوم پھر کر لوٹ آتے ہیں
زیادہ کو نظر آتا نہیں باطن مدینے کا؟

دلِ غفلت زدہ! یہ وقتِ دوبارہ نہیں آنا
خدا کا شکر کر اور ایک اک پَل گِن مدینے کا

زیادہ سے زیادہ با خبر اِس شہر میں رہیئے
وہاں پل بھر رہا غافل جو، ہے خائن مدینے کا

جمال اندوز ازل سے ہے یہ قریہ پوری دنیا میں
جلال اللہ کا ہے مالک و خازن مدینے کا

محافظ صاحبِؐ قرآں کا بھی قرآں کی صورت، وہ
نگہ دار اُس کا بھی، اللہ ہے ضامن مدینے کا

شرف آثار ہے وہ شہر اک نُور یگانہ سے
تصور ہی نہیں آتا کوئی اس بِن مدینے کا

ادب اُس احترام آباد کا سوچوں میں بھی__ ورنہ
تری یادوں سے یہ منظر نہ جائے چھِن مدینے کا

رُکی ہیں سوئیاں سب آپؐ کی رحلت کی ساعت پر
ہے وقت اب اہلِ حُبّ کے واسطے ساکن مدینے کا!

بڑی ہی فکر اُس مشفق کو ہر مہماں کی ہوتی ہے
خیال ایک ایک کا رکھتا ہے وہ محسن مدینے کا

سراسیمہ ہنر کے سدرہ پر بھی روح رہتی ہے
ریاضؔ آتا ہے اُس کو یاد جب مسکن مدینے کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خوفِ عقبیٰ ___ میں رہے محو یہ سینہ دائم
ہو اِسی فکر، اِسی ذکر میں جینا دائم

ہوشیار! اے دلِ غافل، سبھی اپنے اعمال
رکھ سدا رُو بہ حرم، رُو بہ مدینہ دائم

جس کی معراج ترے نقشِ قدم کے ہے تلے
اسی رفعت کو بڑھوں، زینہ بہ زینہ دائم

نعت کاری نہ کسی رات کی ضائع جائے
کاش مقبول ہو ہر سعیٔ شبینہ دائم!

زندگی خیر کی قدروں میں ہو انجام پذیر
طبع سے دُور رہے غیبت و کینہ دائم

گنبدِ سبز کے جلووں سے رہے عکس پذیر
تیری رحمت سے مرے دل کا نگینہ دائم

دھڑکنوں میں بجیں دف گیت آپ کی آمد کے، رہے
دل میں میلادِ پیمبر کا مہینہ دائم

ہم نے جانا ہے کہاں؟ ساحلِ طیبہ پہ سدا
لنگر انداز رہے اپنا سفینہ دائم

اُن کی یادُ اُن کے سخن اُن کے مباحث میں ریاضؔ
رہے ملحوظ محبّت کا قرینہ دائم!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چشمِ کرم اے شافع! اے ممدوحِ الٰہی!
کافور مری فردِ عمل کی ہو سیاہی

غافل کہیں طاعت سے نہ کر دیں یہ مجالس
ڈالے نہ بھلاوے میں مرا حرفِ ثنا ہی

فیضان مرے سانسوں تک اُس کا ہے کرم بار
مَیں دیکھ نہ پاؤں تو مری کور نگاہی!

اُس نے مجھے نزدیک کیا شاہِؐ حرم کے
وہ جس نے مری سعیِ ثنا دل سے سراہی!

اک آپؐ کی رحمت کا سہارا ہے وگرنہ
امّت کی شہا! کون کرے پشت پناہی!

گَرد اُس کے گزر کی مجھے دستار فضیلت
خاک اُن گلی کوچوں کی مجھے مسندِ شاہی

دَر پر ترے احوال کہا گنگ زباں سے
بند آنکھوں سے چوکھٹ پہ تری حاضری چاہی

کب سے نہیں خواب آنکھ میں اُس شہر خنک کے؟
دل کب سے خیالوں میں نہیں طیبہ کا راہی!

رکھ پیشِ نظر اپنے ریاض ایک سبق یہ
آخر کی تباہی ہی ہے دراصل تباہی!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مامون نہ ہو کیوں حرمِ پاکِ مدینہ
جب ہوں نگراں خود شہِؐ لولاکِ مدینہ

مل جائے گی فردوس میں ہی روزِ قیامت
فردوس سے مانگی ہوئی یہ خاکِ مدینہ

پہنے ہوئے ہے سرمدی ملبوس وہ قریہ
ہے نُور سے کاڑھی ہوئی پوشاکِ مدینہ

سرکارِؐ مدینہ کی خجستہ قدَمی سے
ہیں رُوکشِ جنت، خس و خاشاکِ مدینہ

مٹی نہ سمجھ پائے کبھی نُور کے اَسرار
کب ہو سکے انسان سے ادراکِ مدینہ؟

اس امیؐ لقب کی یہ سکونت کا ہے ثمرہ
جنت بھی ہے من جملۂ املاکِ مدینہ

مَس آپؐ کے جو پیکرِ اطہر سے ہوئی ہے
ذی شان ہے جنّت سے بھی وہ خاکِ مدینہ

امّت کی زبوں حالیِ اخلاق پہ نَم ہے
محسوس کیا دیدۂ نمناکِ مدینہ!

سرسبز ریاضؔ اِس کے اثر سے ہیں زمانے
شاداب ازل سے ہے رگِ تاکِ مدینہ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں نے سوچا ہی نہیں تھا کبھی ایسا ہو کر
کتنا اچھا لگا ہے زائرِ طیبہ ہو کر!

مجھ کو مٹتے ہوئے محسوس ہوئے اپنے گناہ
حرمِ پاک سے لوٹا ہوں مَیں ہلکا ہو کر

شورِ دنیا نے تجھےؐ مجھ سے چھپا رکھا تھا
مَیں نے پایا ہے تجھے آپ میں تنہا ہو کر

خلق میں تیرےؐ سوا، تیرے سوا، تیرے سوا
کِس نے پل بھر کو بھی دیکھا پسِ سدرہ ہو کر

تریؐ تخلیق جدا وقت کی تقویم سے تھی
سب سے آخر میں تجھے آنا تھا' پہلا ہو کر

کیسی امّت کا تفاخر مجھے بخشا رب نے
کیسی نسبت ملی بخشش کا وسیلہ ہو کر!

باوقار اُس کے کرم سے گزر اوقات مری
اُس کی رحمت ہے مرے ساتھ بھروسہ ہو کر

کتنی وسعت ہے تری یاد میں، جب سوچوں تجھے
پھیل جاتا ہے ترا نام زمانہ ہو کر

ہر کثافت مری دُھل جائے گی باطن کی ریاضؔ
لوٹوں گا شہرِ مدینہ سے مَیں اچھا ہو کر!

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن میں خدا نے جو ارشاد نعت کی
آیات بن گئیں وہی بنیاد نعت کی

دیواں کھُلیں ثناؤں کے سنتے ہی نام وہ
وابستہ ہے مدینے سے یوں یادؔ نعت کی

ہم پایۂ درود اگر نعت ہو سکے
امّیؐ لقب سے پائیں گے ہم داد نعت کی

آغاز سعیِ نعت کا ہو گر درُود سے
ہوتی ہے دستِ غیب سے امداد نعت کی

جاوید باد! سیّدالاصناف ہے یہ صنف
دائم رہے گی انجمن آباد نعت کی

تعمیر اُن پہ نعت منارے ہوں حشر تک
بنیاد ایسی رکھ گئے اجداد نعت کی

کاش اُن میں ہو شمار مرا، جِن کو خلد میں
روح الامین بانٹیں گے اسناد نعت کی

اُن پر بصد خلوص درود و سلام ہو
جن اہلِ حُبّ و ذوق نے ایجاد نعت کی

حُب ذارگاں کے حلقے میں، جنّت میں بھی ریاضؔ
برپا رہے گی محفلِ میلاد نعت کی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

روشن اسی لئے ہے ازل سے جبینِ دل
مدحت کو سازگار رہی ہے زمینِ دل

جو دھڑکنوں پہ لکھّی مری نعت پڑھ سکیں
میری طلب دو تین، وہی قارئینِ دل

دائم ودرُودخوانوں کے سینوں سے پھُوٹ کر
روشن کرے گا قبر کو ماہِ مبینِ دل

نسبت جُڑی ہے جس سے شفاعت کی، روزِ حشر
مایوسیوں میں ذات وہی ہے معینِ دل

دل کو غلام اُن کا بنا اور دیکھ اثر
ہو جائیں گے حواس ترے تابعینِ دل

اُن کی چمک سے 'کُن' میں دھڑکتی ہے زندگی
اس خاتمِ وجود میں، وہؐ ہیں نگینِ دل

مہمان کوئی اُن سا نہ ہو سکتا تھا عزیز
ہے اس لئے وہ اسمِ گرامی، مکینِ دل

ہر تازہ نعت پر ہُوں شفاعت طلب مزید
یوں بڑھ رہا ہے اُن کے کرم پر یقینِ دل

ارمان ہی نہیں ہے کسی اور کا مجھے
جب سے ہوئی ہے اُن کی وِلا ہمنشینِ دل!

پالا حسد، نہ کینہ، نہ غیبت نہ وسوسے
خالی رکھی ریاض سدا آستینِ دل!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبریل ہے فرشتوں میں من بھایا عرش کا
پیغام اِس زمین پہ جو لایا عرش کا

ترسیل کارِ وحی ہے ذات اُس امین کی
بھید اُس سے اہلِ ارض نے کچھ پایا عرش کا

اللہ سے دعا ہے طفیلِ رسولِ پاک
محشر کے روز ہم کو ملے سایہ عرش کا

ہم عاصیوں کے واسطے محوِ دعا رہیں
تھامے ہوئے فرشتے ہیں جو پایہ عرش کا

نام اس نبیؐ کا ارفع و اعلیٰ و منتخب
رہتے ہوئے زمیں پہ جو کہلایا عرش کا

اُمّی لقب نے دی ہے فضیلت بشر کو یوں
ملبوسِ نور خاک کو پہنایا عرش کا

اصحاب ایسے کون ہوئے عرش مرتبت
شیخین ایسا کون ہے ہم سایہ عرش کا؟

آیاتِ نورؔ آخر ’بقرہ‘ کی شکل میں
لائے حضورؐ گنجِ گراں مایہ عرش کا

ہم کو کیا ہے خلق اطاعت کے واسطے
ہم تک ریاضؔ حکم یہ پہنچایا عرش کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہم اہلِ نعت کو مدحت کی نوکری ملی ہے
سکون روح کا، دل کی تونگری ملی ہے

متاعِ عجز___اثاثہ ہے بے نواؤں کا
خوشا! جو شہرِ عقیدت کی سروری ملی ہے

ہمارے سامعیں ظاہر نہیں ہیں دنیا پر
نہیں ملال، اگر داد سرسری ملی ہے

ہمارے ذوق مطابق ملا ہے شغل ہمیں
خدا کا شکر ہے ہم کو ثناگری ملی ہے

سیاہی اور ہوئی ہے ہماری کیفت دار
ہمارے آنسوؤں کی اِس میں کچھ تری ملی ہے

جو امتی ہیں سب 'انعمت' کے مخاطب ہیں
ہمیں تمام مذاہب پہ برتری ملی ہے

ہے اشتیاقِ فراواں کی سروَری حاصل
ہمارے ذوق کو نسبت قلندری ملی ہے

ثنا خیال ارادے کی خاص برکت سے
زمینِ شعر ملی جوٗ ہری بھری ملی ہے

حروفِ صلّ علیٰ خیر کی سنابل ہیں
ہر آتے دن ہمیں اِس میں بڑھوتری ملی ہے

طفیلِ گنبدِ خضرا یہ کشتِ سعیٔ ثنا
ریاضؔ ہم کو ہر اک فصل میں ہری ملی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ترے چراغِ ستائش کی ضَو میں رہنے سے
ہوں روشنی میں، عقیدت کی لَو میں رہنے سے

خیال و خواب میں' دل مکّے اور مدینے میں
ہے تازہ دم' سفرِ نو بہ نو میں رہنے سے

حرائے روشنی میں معتکف رہا مرا دل
سدا ثنا کی ضیاء رنگ رَو میں رہنے سے

مَیں رمزِ نعت سے واقف ہُوا ___ تصوّر میں
ثنا گرانِ کہن کے جلو میں رہنے سے

چڑھا نہ رنگ ترے اُمّتی پہ دنیا کا
ترا' ترا ہی رہا لاکھ سو میں رہنے سے

ہوئی ہیں حیرتیں کیا کیا نہ منکشف ہم پر
مدام نعت کے اسلوبِ نو میں رہنے سے

اندھیرے دُور ہوئے جاں سے آگہی تک کے
چراغ اسمِ محمدؐ کی لَو میں رہنے سے

اجالے آپؐ کے اسوہ کے جاں سنواریں گے
حیات نکھرے گی سیرت کی ضو میں رہنے سے

تصورات میں کتنا رہا سکینت یاب!
ریاضؔ تیرےؐ زمانے کی رَو میں رہنے سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

معراج کی جگہ تھی زمان و مکاں سے دُور
انساں کے ممکناتِ زبان و بیاں سے دُور

جبریل کی رسائی بھی ممکن نہ تھی جہاں
جانے وہ کیا مقام تھا ہفت آسماں سے دُور

یوں اتنی دیر ساکت و صامت رہی زمیں
جیسے ہو مردہ جسم کوئی اپنی جاں سے دُور

وہ تجربہ ہنر کا جو مطلوبِ خاص تھا
وہ ہی رہا ہر ایک کی سعیِ بیاں سے دُور

برسوں ثنا گری کی مگر اِس کے واسطے
درکار تھے جو لفظ رہے وہ زباں سے دُور

یا رب! رہوں مَیں تیرے کرم کی پناہ میں
سب آزمائشوں سے، ہراک امتحاں سے دُور

کس حالِ کم سواد میں ہوں ___ اپنے ہم ثنا
آئندگاں کی آرزو میں ___ رفتگاں سے دُور

ماحولِ خلد زارِ مدینہ کے مَیں نثار!
ہے زیست پُر خطر ترے شہرِ اماں سے دُور

ہجرِ حرم کا ایسے پرندے سے پوچھیئے
اک عمر جو رہا ہو ریاضؔ آشیاں سے دُور

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تری بہشت جُڑی کہکشاں کا حصّہ ہیں
ہمارے خواب اُسی آستاں کا حصّہ ہیں

کسی بھی فرد، کسی دَور کی لکھی نعتیں
ہم اہلِ حُب کے زبان و بیاں کا حصّہ ہیں

ترے سلامِ کی طرزیں، درُود کے انداز
مرے سکوں مرے آرامِ جاں کا حصّہ ہیں

شہاؐ کرم، جسے بے ربط کر گئے اپنے
ہم اُلجھی سلجھی اُسی داستاں کا حصّہ ہیں

پہنچتا ہے جو جہاں بھر کے ناعتوں سے وہاں
یہ چند لفظ اُسی ارمغاں کا حصّہ ہیں

جو تیری ذات سے چل کر، جہاں میں پھیلی ــــ ہم
اُسی وِلا کی حدیث نِہاں کا حصّہ ہیں

ملا شرف ترے نعلین سے شبِ معراج
جنہیں ــــــ وہ راہ اِسی آسماں کا حصّہ ہیں

اَزل کے دن سے جو لوحِ زماں میں تھے محفوظ
یہ لفظِ نعت اُسی گنجِ بیاں کا حصہ ہیں

ترے درُود کے اَنوار میں لکھی نعتیں
ریاضؔ کے دَر و دیوارِ جاں کا حصّہ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جتنا جھکیں اُس دَر پر، دل رہتا ہے راحت میں
عزّت ہے غلاموں کی، آقاؐ کی اطاعت میں

رشتہ ہے یہی اپنا، ہے یہ ہی نسب نامہ
رہتے ہیں بہت خوش ہم، اِس نعمتِ نسبت میں

خود پر ہی کیا احساں، اپنی ہی بڑھی عزت
ہم نے جو کوئی لکھا شعر آپؐ کی مدحت میں

تھا وہ ہی نبیؐ ایسا، تھا وہ ہی بشر ایسا
رہتے ہوئے دنیا میں، رہتا تھا جو جنّت میں

ہر آیتِ ربّانی، چہرہ تریؐ سیرت کا
اذکار ترے دیکھوں قرآں کی تلاوت میں

وہ حمد ہے خالق کی، ہے جتنی بھی نعت اُنؐ کی
اللہ کی مدحت ہے، سرکار کی مدحت میں

ماحول مواجہ کا، معراج تھی حیرت کی
سو اَن کہی باتیں کیں آواز کی لکنت میں

یہ خاص عقیدہ ہے ایمان کے جزو ایسا
اَسرار ابد تک کے ہیں ختمِ رسالت میں

جو عمر ہوئی صرفِ مدحت، تھی بہشت ایسی
گزرا ہے ریاضؔ اپنا ہر لمحہ سکینت میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بخش اپنے ذکر کی توفیق و استعداد اور
کارِ نیکی کے لئے کچھ عمر میں معیاد اور!

ہو تجلی گاہ تیری حیرتوں کی، جاں مری
دل مرا کر دے فروغِ نُور سے آباد اور

اترے دل سے زنگِ غفلت، خوں سے جائے بے حسی
گریۂ غمناک اور! آوازۂ فریاد اور!

اپنے لفظوں میں جگر کا خون بھی آمیز کر
لہجے میں پیدا ہو کچھ تاثیرِ استمداد اور

ان دنوں کچھ اور ہی ڈھب کا خلا ہے ذات میں
آ رہے ہیں کچھ ثنا گویانِ رفتہ یاد اور

کیا دَر و بست ایسی لفظوں کی کہ جو ہو عادتاً
اپنے خوں سے تازہ کر لہجہ کوئی ایجاد اور!

اپنی سہل انگاریوں اور کج روّیوں کے سبب
ہونا ہے ہم کو نہ جانے کس قدر برباد اور!

ان ڈھلانوں کے سفر میں ہادیاؐ! ہم کو سنبھال
اپنی بے پروائیوں سے ہوں نہ ہم برباد اور

اب مرمّت سے نہیں ہم ٹھیک ہونے کو ریاضؔ
زیست کو درکار ہے اک تازہ تر بنیاد اور!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے شہہؐ عالی مقام! تیرے کرم سے
میرا سخن، نیک نام تیرے کرم سے

جو ہیں ترے حُب نگار مرتے نہیں وہ
فن کو میسّر دوام، تیرے کرم سے

مطمئن و پُرسکون امّتی جو ہیں
امن میں ہیں خاص و عام، تیرے کرم سے

موت جب آئے حضور، تیری رضا پر
زندگی ہو شاد کام، تیرے کرم سے

فن ہو مرا، راست فکر، دل ہو حرم رُو
نعت صفت ہو کلام تیرے کرم سے

تیرے کرم سے ہو نیند میری حرم زاد
خواب مرے خلد فامؑ تیرے کرم سے

دھڑکنوں میں ہو سُرورؔ تیری عطا کا
روشنی ہو گام گامؑ تیرے کرم سے

گردش ’کُن‘ راست راہ خطّہ بہ خطّہ
شام و سحر کا نظامؑ تیرے کرم سے

جس کا نہ ہو اختتامؑ ایسی وِلا دے
ساتھ رہے جو مدامؑ تیرے کرم سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کعبہ کا دَر دیکھتے، دیدۂ نم سے
لَوٹے ہیں سب اشکبار، صحنِ حرم سے

دہر میں ہیں شادمان، کاش رہیں یوں
حشر میں بھی شاد کام تیرے کرم سے

خاص ترے لطف و مہر کا رہے سایہ
کرنی ہے یہ عرضداشت شاہؐ امم سے

امتی ہیں فیض یاب سارے ہی ، تیرے
جان فزا، روح بخش، دستِ نعم سے

پاس کبھی رنج و درد آئیں نہ مولا!
دُور رہے یہ حیات رنج و الم سے

تیری وِلا کا ہو خاص اس میں حوالہ
جو بھی رقم ہو کریم ، میرے قلم سے

لکھ نہ سکا کوئی نعت آپؐ کے شایان
مجھ کو گلہ ہے دلِ نعت رقم سے

ہست کا زادِ سفر تیری وِلا ہے
لایا ریاض اُس کو ساتھ ملک عدم سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سعیِ فن میری کہیں، بس خامہ فرسائی نہ ہو!
قافیہ پیمائی محض الفاظ آرائی نہ ہو!

روشنائی میں لہو کا ڈھلنا ہے اصلِ ہنر
کیسا فن؟ اخلاص کی گر اِس میں گہرائی نہ ہو

کس طرح کیفیتِ دل، حاضری کی ہو رقم
گر لہو گونگا ہو، گر جذبوں میں بینائی نہ ہو

نعت کیا ہو گی اگر الفاظ میں دھڑکے نہ دل
جذبہ و طرزِ ارادت میں جو یکتائی نہ ہو!

گر نہ کاغذ بول پائے، فائدہ تحریر کا
ننگ ہے اظہار گر لفظوں میں گویائی نہ ہو!

دل لرز جاتا ہے جب یہ سوچ آتی ہے کہیں
نعت گوئی، نفس ہی کی کار فرمائی نہ ہو؟

میرے شافع مَیں خسارے میں ہوں دہر و حشر میں
گر مری دمساز تیری لطف فرمائی نہ ہو!

ہوں سراپا ملتجی، تیری توجہ ہو نصیب!
تیرے مدحت کار کی محشر میں رسوائی نہ ہو

فائدہ لفظوں کے ردّے جوڑنے سے کیا ریاضؔ
گر مدینے سے اجازت نعت کی آئی نہ ہو!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے بادِ صبا! شاہِ اممؐ ، امّیؐ لقب تک
پہنچا دے عقیدت مری، اس حامدِؐ رب تک

آتے ہیں جہاں بھر سے درُود آپ کے جس طور
پہنچے گی مری نعت نہ کیوں میرِؐ عرب تک!

ہو اُن کی تلافی کی، معافی کی کوئی شکل
گزرے جو شب و روز مرے رائیگاں، اب تک

جب تک تُو مری ذات سے ہو جائے نہ راضی
اللہ! دعا ہے مجھے موت آئے نہ جب تک!

مَیں فجر کے بعد آپؐ کو یہ ہدیہ کروں گا
ہو جائے مکمل جو ثنا آخرِ شب تک

مَیں ورد کروں 'صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ' کا
سانس آتے رہیں جاتے رہیں جسم میں جب تک

تُو بھولنے والا نہیں دنیا کے دلوں سے
اَزبر ہے زمانوں کو تری شاخِ نسب تک

یہ فرض ہے اور سب پہ ہے اک قرض کی صورت
پہنچائیں پیام آپؐ کا ہر بندۂ رب تک

کچھ اور ہی فطرت کی تری حُب میں کشش ہے
یہ آپ پہنچ جاتی ہے ہر نعت نسب تک

اللہ ترا شکر ہے یہ تیرا کرم ہے
نعت اُن کی جو آئی ہے مرے لہجہ و لب تک

برسوں سے جو امکاں کے خلا میں ہے نموکوش
لکھنے میں وہ نعت آتی نہیں دیکھئے کب تک!

پہنچے گی ریاض آتے زمانے میں کبھی نعت
دنیا کی زبانوں کے معیاراتِ ادب تک

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت درود و سلام کے شعری پیکر کا ہے نام
صلِّ علیٰ کے سرمدی نُوری مظہر کا ہے نام

ختم نہ ہوتا سلسلہ ہے حیرت کا لا محدود
نُور کے گہرے اور وسیع سمندر کا ہے نام

امّیؐ لقب کی خاطر خلق ہوئے ہیں یہ سب حرف
غور سے دیکھیں نعت ابجد کے جوہر کا ہے نام

ہنر ثناگر کا ہے دیکھنے والوں کے نزدیک
حمد سمجھنے والو! یہ پس منظر کا ہے نام

خوف اُن کی پرسش کا ہے خواہش کے گرد حصار
جتنی محبت اُن سے ہے اُس سے ڈر کا ہے نام

خیمہ 'کُــنْ' کی چار طنابیں اُس کے نام کے حرف
ربط ، عناصر کے اندر___ پیغمبر کا ہے نام

لکھنے' بولنے' سننے' پڑھنے' سوچنے میں دل خواہ
سب ناموں سے اعلیٰ میرے سرورؐ کا ہے نام

اس نے دیئے جلائے تو اُجلی ہے سعیِ نعت
دنیا اندر یونہی ہُوا مجھ احقر کا ہے نام

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سدا تاثیر طلب، سعیِ ثنا میں رہنا
ہو سکے جتنا بھی مصروف، دعا میں رہنا

آنکھ نَم رکھنا، سجائے ہوئے ہونٹوں پہ درُود
بخت جتنا ہو مدینے کی فضا میں رہنا

ہوسِ دہر کے مارے ہوئے بیمار وجود
ہو مبارک تمہیں اُس شہرِ شفا میں رہنا

کٹ کے اِس شورش دنیا سے دِلا! جتنا ہو
سیرتِ خلوتیِ ثور و حرا میں رہنا

دلا! دنیا میں کہیں گھومنا پھرنا ہو ترا
سوچ میں اُن کی ہی خاک کفِ پا میں رہنا

ڈھونڈ کے ملنا انہیں رہتے ہیں جو محوِ درود
دائم اربابِ گہہِ صلِّ علیٰ میں رہنا

طیبہ میں شکلِ بشر میں ہیں فرشتے پھرتے
حیرتی حیرتی اُس خلد سرا میں رہنا

گریہ رُو مشہد عثمان پہ رکنا کچھ پل
اور کچھ ساعتیں کربل کی فضا میں رہنا

سونے سے پہلے ہر اک رات تصور میں ریاضؔ
ہو سکے جتنا مواجہ کی فضا میں رہنا

۞

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فرش سے عرش تک انوار تھے طاری ایسے
روشنی کُــن کے رگ و پے میں تھی جاری ایسے

تھی تجّلی بشریت کی نگہ داری میں
پئے معراج چلی اُن کی سواری ایسے

جتنے اجرام تھے دریوزہ گر اُس نُور کے تھے
راہ میں چاند ستارے تھے بھکاری ایسے

کاش ہو جائے نصیب ایک بھی ایسا لمحہ
ساری عمر آپؐ نے جس طرح گزاری ایسے

کی کہیں تاروں، کہیں آب و ہوا سے تزئین
کائنات آپؐ کی آمد پہ سنواری ایسے

سلسلے کاہکشاؤں کے بچھائے رہ میں
آسمانوں نے تری نذر اتاری ایسے

جیسے اصحاب فدایانہ تھے گرد آپ کے، کیا؟
ساتھ عیسیٰ کے تھے عیسیٰ کے حواری ایسے

اپنی امّت کی کسی اور نبی نے کی ہے؟
جیسے کی آپ نے دلداری ہماری ایسے

آپ کے چہرے کو کرتے تھے صحابہ اَزبر
جیسے قرآن پڑھا کرتے ہیں قاری ایسے

جیسے امّت پہ کریمانہ رہے ہیں وہ ریاضؔ
کریں محشر میں شفاعت بھی ہماری ایسے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو کچھ یہاں ہے باطن و ظاہر ترےؐ لئے
گلزارِ ہست اوّل و آخر ترےؐ لئے

تیرے لئے سجائی گئی 'کُــــن' کی کائنات
سب نزد و دُور کے ہیں مظاہر ترے لئے

دنیائیں تیرے واسطے کیا کیا ہوئیں طلوع
کیا کیا کِیا گیا یہاں ظاہر ترے لئے!

محبوب تر ہے سارے جہانوں سے تیری ذات
رب کی نوازشات ہیں وافر ترے لئے

اے قریۂ گداز اثر! دیکھ بہرِ دید
کس کس جگہ سے آئے ہیں زائر ترے لئے؟

لمسِ قدم نے تیرے، دیں آنکھیں زمین کو
ذرّے ہوئے جہان کے ناظر ترے لئے

طرزیں نئی نئی ہوں عطا نعت گوئی کی
پیرائے عرض کے ملیں نادر ترے لئے!

مقبول و عفو آفریں ہو جو ریاضؔ نے
لکھّا، جو لکھنا ہے تری خاطر، ترے لئے!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ عدالت کہ جہاں ہونا ہے آخر حاضر
ساتھ ہو میرے مرا حامی و ناصرؐ حاضر!

وردِلب کرتے ہوئے آیۂ 'جاؤک' کا
اُس کے دربار میں ہوتے ہیں مسافر حاضر!

ایک مجلس یہاں ہر رات لگا کرتی ہے
جس میں ہوتے ہیں گئے وقتوں کے زائرحاضر

روحیں لگتی ہیں وہ مرحوم ثنا خوانوں کی
صبح دم ہوتے ہیں جو روضے پہ طائر حاضر

ملتجی ہوں تری رحمت ہو قریں_رب کے حضور
ایک اک کر کے ہوں جب نعت کے شاعرحاضر

ہے دعا تیری شفاعت ہو مددگار مری
اُس عدالت میں، جہاں ہونا ہے آخر حاضر

حکم فرمائیں کبھی آپؐ غلام اپنے کو
دوڑتا آؤں مَیں کہتا ہُوا 'حاضر حاضر'

ہونٹوں پر صلّ علیٰ آنکھوں میں نم۔ روضے پر
ہوتے ہیں اور طرح نعت شعائر حاضر

گھر، مدینے سے پلٹتے ہی یہ دل کرتا ہے
ہم ریاضؔ آپ کے دربار میں ہوں پھر حاضر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رُونمائی ہے کہ اسرار کشائی ہوئی ہے
نعتِ مقصود کی جو حوصلہ زائی ہوئی ہے

شرح و توضیح ثنا میں ہُوا اک تجربہ اور
شانِ مدحت کی یہ توقیر فزائی ہوئی ہے

نعت اعلامیہ میں ایک اضافہ ہُوا ہے
ارجمند مرتبہ کیا مدح سرائی ہوئی ہے!

ہے اشاعت کے مراحل میں جو_طیبہ میں خوشا!
اِس صحیفے کی عجب چہرہ نمائی ہوئی ہے

پُرشکوہ اور زماں گیر تھا وہ پَل جس میں
لبِ شاعر سے وہاں نعت سرائی ہوئی ہے

جو ثنا آشنا خلوت میں تھی لکھّی وہ کتاب
سایۂ گنبدِ خضرا میں سنائی ہوئی ہے

کہیں دنیا میں نہ دیکھا نہ سنا__اُس دَر پر
جیسے 'میزابِ عطا' تیری رسائی ہوئی ہے

ہاتفِ ایزدی ہے کوئی نہاں پردے میں
رجلِ غیب کسی کی یہ لکھائی ہوئی ہے!

متحیّر ہیں معاصر ثناکاران تو کیا!
نعت خود جذبۂ ناعت کی فدائی ہوئی ہے

عجب اک لمحۂ تخلیق تھا جس کے اندر
صفحہ چاندی لگا ہے' کلک طلائی ہوئی ہے

اُن کے اسماء کو عقیدت سے جو آمیز کیا
قدر افزائی تری حد سے سِوائی ہوئی ہے

روح مانوس ہے ماحولِ مدینہ سے کہ یہ
بار بار آپؐ کی دہلیز پر آئی ہوئی ہے

امر پابندیِ نسبت کا دیا دل کو___اِسے
نسَبی رابطے کی بات سجھائی ہوئی ہے!

کر کے قرآن کی آیات سے اسم اُن کے کشید
تازہ کاروں کو نئی راہ دکھائی ہوئی ہے

اُن کے اسمائے کریمین کے بارے یہ کتاب
اُس نے کب لکھّی ہے، اُس سے یہ لکھائی ہوئی ہے؟

نقش کیسے ہیں جو زمزم پہ ابھارے گئے ہیں
کیسی تصویر یہ کوثر پہ بنائی ہوئی ہے؟

ایک ایک اسمِ مبارک کہ تھا گنجینہ مثال
دُور سے ایک جھلک اُن کی دکھائی ہوئی ہے

مصرع مصرع ہے ستاروں کی طرح نُور بدست
کیسے اَنوار پہ تعمیر اٹھائی ہوئی ہے

کیسے اسوۂ کو اتارا گیا الفاظ اندر
روشنی کاغذوں پہ کیسے سجائی ہوئی ہے!

کیسے اسلوب میں ڈھالی گئی نورانیت
کیسے دلدادگی سیرت میں ملائی ہوئی ہے

روشنائی میں اتارا گیا خوشبوؤں کو
فصل صفحات پہ تاروں کی اگائی ہوئی ہے

مجھ پہ آسان کئے مرحلے حُب کاری کے
جو نہ بن سکتی تھی وہ بات بنائی ہوئی ہے

سخت مشکل ہے کسی اور کو سمجھانی یہ بات
وہ جو سرگوشیوں میں مجھ کو بتائی ہوئی ہے

جانے کس سدرہ سے ہے حکمتِ نُوری کا نزول
جانے کس عرش سے یہ آگہی آئی ہوئی ہے

سنگِ میل ایسے ہیں اسمائے مبارک روشن
دُور تک راہ تجلّی میں نہائی ہوئی ہے

نکتہ داں اُس کی گرہ کھولیں گے آتے برسوں
ایک ایک اسم میں جدّت جو بسائی ہوئی ہے

ابھی الفاظ میں کب اُترا تجسّس کا گداز
ابھی جذبوں کی بس آغاز کشائی ہوئی ہے!

آ گئے خود کفِ معمول میں پیچیدہ نکات
مہرباں یوں مری کوشش پہ خدائی ہوئی ہے

تابشِ حُبّ سے اُجالا ہُوا شریانوں میں
ریزشِ نعت سے جذبوں کی صفائی ہوئی ہے

ایک احساس تفاخر سے ہوں مَیں ثروت مند
جب سے قسمت مری مدحت کی گدائی ہوئی ہے

دل عجب سرمدی سرشاریوں میں رہتا ہے
جب سے تقدیرِ قلم نعت سرائی ہوئی ہے

’آفریں آفریں‘ کی غیب سے آتی ہے صدا
فن کا اعزاز زمانوں کی بَدھائی ہوئی ہے

’ہو مبارک‘ کی صدا آتی ہے ہر جانب سے
کیفیت‘ جاں پہ پذیرائی کی چھائی ہوئی ہے

حق ادا کس سے ہو اسماء کی فضیلت کا بیاں
کرمِ شہؐ نے مری بات بنائی ہوئی ہے

جاں کھجوروں کے گھنے جھنڈ کی دائم ہے مکیں
کب ہماری تری بستی سے جدائی ہوئی ہے؟

نقل کے دھندلکوں میں کرتے رہے جمع خیال
اصل تک کب کسی کوشش کی رسائی ہوئی ہے؟

لکنت آثار خیالات کے اظہار کی رُو
ختم کرتے ہیں جہاں تک بھی یہ آئی ہوئی ہے

تازہ مقصود کے تحفے کی پذیرائی کو نظم
تھی جو لکھنی وہ ابھی ایک تہائی ہوئی ہے

کیا ہو مجھ ایسے خطا کار کی تحسین کا وزن
جس کی داد اُس نے فلک والوں سے پائی ہوئی ہے

آخرِ نظم میں ایک شعر دعا کا بھی ہو اب
وہ جو اکلوتی دعا ہونٹوں پہ آئی ہوئی ہے

بعد مرنے کے بھی وابستہ رہے ساتھ مرے
عمر بھر میں یہ جو کچھ ساکھ بنائی ہوئی ہے

شافعِؐ حشرؐ محبت سے پذیرائیں ' جو یہ
خدمتِ نعت میں توقیر کمائی ہوئی ہے

روح شاداں رہے اُس قریے میں__سوچوں میں ریاضؔ
بارہا جِن گلی کوچوں کی گدائی ہوئی ہے

❁

(یہ طویل نعت برادرم مقصود احمد کی کتاب 'میزاب ثنا' جو انہوں نے لفظاً لفظاً ساری مسجد
نبوی میں سنائی کی خبر ملنے پر لکھی گئی)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر حرف اس کا فرّخ و مسعودِ نعت ہے
اسم محمدؐ آپ میں محمودِ نعت ہے

لفظوں میں ہیں کھلے ہوئے نافے بہشت کے
ایک ایک سطر کیسۂ صد عودِ نعت ہے

ہو جائے خوش خدائے محمدؐ، ہے آرزو
اللہ کی رضا ہے جو مقصودِ نعت ہے

ہم جس پہ رنجھ بیٹھے ہیں سایہ ہے نُور کا
دُور اصلِ نعت سے' یہ ہمہ دُودِ نعت ہے

امکان نعت کیسے نہ ہوٗ کائنات گیر
گر آج ارض آشنا موجودِ نعت ہے

اشکوں سے جس نے نعت لکھی کامراں ہے وہ
وہ ــــ صفحہ صفحہ جس کا نَم آلودِ نعت ہے

صد ہا ہزار سورۂ احــزاب کو سلام
حرفِ درودٗ مصدرِ مولودِ نعت ہے

اس آستان قدس پہ نیّت ہے با مراد
ہر ایک نغمہ ــــ نغمۂ داوٗدِ نعت ہے

آئینہ ثناگری اِس کا ہے ارجمند
ہر مصرع جس کے واسطے مشہودِ نعت ہے

مرجع ہے ہر ثنا کا وہی ربّ لا شریک
اے دل خدائے حمد ہی معبودِ نعت ہے

مدحت فزا ہے گنبدِ خضرا کی تابشیں
کیسی سخائے مدح ہے کیا جودِ نعت ہے!

خدمت کا خواست گار ہے دل سے، ریاضؔ کا
دائم بہ کارِ شعبۂ بہبودِ نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جہاں کی ساری زبانوں سے وہ چنیدہ ہے
جو حرف، نام میں اُن کے ہے، برگزیدہ ہے

خدا نے وصف پروئے ہیں اُن کے قراں میں
ہر ایک اسمِ نبیؐ آپ اک قصیدہ ہے

خدا وہ نعت نبیؐ میرے بخت میں کر دے
ابھی جو جنتِ امکاں میں آرمیدہ ہے

گریز، جتنا ہو، شہرت پسند حلقوں سے
حذر اُس آدمی سے جو اَنا گزیدہ ہے

خدا کا خاص یہ فیضان ہے مجھ احقر پر
مری بیاض کا ہر شعر خط کشیدہ ہے

مَیں خوش گماں ہوں اس کی عطائے بے حد سے
یہ خالی صفحہ بھی میرا رجا رسیدہ ہے

زمانے دیکھ کے جس کو طلوع ہوتے ہیں
ازل سے ہی سرِ تسلیم اُدھر خمیدہ ہے

وہ تار تار گریباں کی لاج رکھتے ہیں
ہُوا ہی کیا جو یہ دامن مرا دریدہ ہے!

ریاضؔ ہے کسی مقبول نعت کا مصرع
جو میرے نامہ اعمال میں دمیدہ ہے

ﷺ

مشاہداتِ طیبّہ ، تخیّلاتِ طیبّہ
خوشا جوٗ نعت بند ہوں معاملاتِ طیبّہ

مری پہنچ کہاں کہ دیکھ پاؤں اُن کا سایہ بھی
نہ آ سکے مرے بیان میں وہؐ ذاتِ طیبّہ

تمام خیر کے زمانے جس کی ایک آن ہیں
ہے اُسوہ آنحضور کا' وہ کائناتِ طیبّہ

درُود کی مثال پہنچے اُن کی بارگاہ تک
خدا کرے قبول' جو بھی لکھّوں' نعتِ طیبّہ

ہمہ چراغِ راہ ہے' تمام خیر خواہ ہے
فضائل حمیدہ' آپ کی صفاتِ طیبّہ

حضورؐ کے مقام کی، حضورؐ کے پیام کی
کرے جو غور، دیکھ پائے وہ جہاتِ طیّبہ

ہو جس کا ربط آپ کی صفات اور ذات سے
ہے کوئی کر سکے جو جمع وہ لغاتِ طیّبہ؟

ثنا کے سب ازل سرشت سلسلوں سے دُور ہیں
ابد مقام لوح کی نگارشاتِ طیّبہ!

خدا وہ وقت لائے جمع آوری ہو سعی کی
بخیر طبع یاب ہو، یہ کلیّاتِ طیّبہ

خدا کرے ریاضؔ سب وہ عاقبت بخیر ہوں
جو مل رہے ہیں خواب میں مبشّرات طیبہ

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینہؑ شہرِ حُب آباد کے وسیلے سے
ہے جاں سکون میں، اک یاد کے وسیلے سے

نہ آئے حرفِ گلہ لب پہ ___ وقت کاٹنا ہے
خموش نالہ و فریاد کے وسیلے سے

ہماری آنکھ میں روشن ہے وہ مبارک عہد
ہمیشہ صحبتِ اجداد کے وسیلے سے

گداز طبع کو ملتا ہے اور نَم آنکھوں کو
درُود پاک کے اوراد کے وسیلے سے

مقطعات کی برکت سے دل رہے حق جُو
ہمیشہ 'نٓ' کے اور 'ص' کے وسیلے سے

شفیع ہوں گے یہ معصوم سے فرشتے بھی
مَیں خلد خواہ ہوں اولاد کے وسیلے سے

قبول نیّت اخلاص سے ہیں سب اعمال
تُو اجر ڈھونڈو نہ تعداد کے وسیلے سے

ہے میری آنکھ میں درشن وہ چہرہ پاس آئے
کسی زمانۂ ما بعد کے وسیلے سے

دعا یہ ہے عمل آمادہ ہوں مرے اعصاب
ہمیشہ انؐ کے ہر ارشاد کے وسیلے سے

ثنا کے ذوق کو مہمیز ملتی رہتی ہے
ریاضؔ محفلِ میلاد کے وسیلے سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہیں درود آشنا دلارے حرف
دال را واو دال سارے حرف

میم حا میم دال حرف سبھی
جذب آثار ہیں یہ پیارے حرف

حرف جو صاد اور لام کے ہیں
کشش انداز ہیں دلارے حرف

حرف الف حا کے میم دال کے چار
نور دریا کے ہیں یہ دھارے حرف

مان ہیں ابجدی قبیلے کے
ہیں عقیدت کے یہ ادارے حرف

سین اور لام اور الف اور میم
آسمان وِلا کے تارے حرف

جو درود و سلام میں آئے
حرف ہیں وہ بہشت پارے حرف

حرف احمد کے اور محمد کے
جو ہیں امیؐ لقب کے بارے حرف

خُلد کے، عافیت کے، حبّ کے ریاضؔ
سب کے سب ہیں یہ استعارے حرف

❁

ﷺ

چہرے کو انفعال سے دھوتی ہوئی حیات
طیبہ سے مکّے جاتی ہے روتی ہوئی حیات

تحلیل ہو رہی ہے کسی موجِ نور میں
عکسِ تخلیلات سموتی ہوئی حیات

صحنِ حرم تھا ماؤں کی آغوش کی طرح
نکلی وہاں سے آنکھیں بھگوتی ہوئی حیات

پیکر ندامتوں کا بنی اپنی ذات میں
ناموسِ صد قبیلہ ڈبوتی ہوئی حیات

صحنِ حطیمِ کعبہ میں پہنچی، خوشا نصیب!
کیسے ریاضِ جنّۃ سے ہوتی ہوئی حیات

کیا لمس تھا کہ نور میں نہلا گیا وجود
مَس ہو کے صحنِ کعبہ سے، موتی ہوئی حیات

ساکت کھڑی ہے پیشِ حرم کیسے شرمسار
ہار اب ندامتوں کے پروتی ہوئی حیات

کیسے وہ اب مواجہ کے ہو روبَرو ریاضؔ
خود کردہ و نکردہ پہ روتی ہوئی حیات!

۞

ﷺ

اے خوشا نغمگیِ صلِّ علیٰ سے' تیری
ہر نئے دن کا ہو آغاز ثنا سے تیری

اے مدینے! ترا نُور آنکھ کو سامانِ بہشت
خلد آثار ہے دل' آب و ہوا سے تیری

ہم تہی مایہ زمانے میں کب اس قابل تھے
معتبر' امّتِ مرحوم دعا سے تیری!

تیری نسبت کی رِدا سر پہ ہو اُس وحشت میں
دن قیامت کا ہو آسان' عطا سے تیری

اُس کا نام آتے ہی' سیرت تری آنکھوں میں پھرے
یاد ایسے ہے جُڑی ' غارِ حرا سے تیری

ہم غلط کار، گنہ گار، خطا آمادہ
ہو گئے دُور بہت راہِ ہدیٰ سے تیری

تجھ کو بھی علم ہے ہم سوختہ سامانوں کا
حسنِ انجام ہے وابستہ رضا سے تیری

کرم اس امّت درماندہ پہ اے شاہؐ امم!
اِس کی تقدیر بدل جائے دعا سے تیری

سلسلہ تیری محبّت کا تھا جینے کا سبب
ہم پہ آسان ہُوا وقت ، وِلا سے تیری

ﷺ

یقیں دعاؤں میں ظاہر رسولِ رب کا ہے
وسیلہ اوّل و آخر رسولؐ رب کا ہے!

ہر ایک چیز میں برکت ہے اُن کی رحمت سے
یہ ارتباط عناصر رسولؐ رب کا ہے

رسول رِب کا ہے جو کچھ ہے بزم امکاں میں
جو کچھ ہے دہر میں ظاہر رسولِؐ رب کا ہے

جو اُن کی نعت میں لکھا قبول ہوٴ فیضان
یہ سب نوشتہِ شاعر رسولِ رب کا ہے

کسی نے رب کو نہیں اس جہان میں دیکھا
پر اک جہاں ہےٴ جو ناظر رسولِ رب کا ہے

تمام عمر کی پونجی جو کچھ ہے دامن میں
یہ ارمغانِ مسافرؒ رسول رب کا ہے!

جو ہے جہان میں جو کچھ بہشت میں ہے ریاض
ہر اک لحاظ سے وافرؒ رسولؐ رب کا ہے!

ﷺ

حقِّ ثنا ادا کرے! کس میں یہ تاب ہے؟
'کُــــن' کی کتاب نام ترے انتساب ہے!

اک نُور ہے ترا جو دو عالم کو ہے محیط
باقی جو ہے وہ میری نظر کا سراب ہے

آسودگی نصیب ہے اُس شہر کا قیام
جس شہر کا خیال بھی خلد انتخاب ہے

شہریت اُس دیار کی ہر اک کی آرزو
جو اُس جگہ مقیم ہے عزّت مآب ہے

دن نیکیوں کی مثل مدینے کے تھے تمام
اب اُن دنوں کی یاد بھی کارِ ثواب ہے

یہ کثرت درُود کا ہے فیض طُرفہ تر
آئی دعا زباں پہ جو وہ مستجاب ہے

سالارِ شش جہات ہے بس ایک اُن کی ذات
مخلوق کے لئے جو قیادت مآب ہے

دنیا ریاضؔ کسب کرے اُس کے دَر سے علم
اَسرارِ 'کن' کا ایک وہی رازیاب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صدا یہ جم کے لگاؤ 'درُود پڑھتے ہیں'
مدینہ آ گیا آؤ درُود پڑھتے ہیں

کچھ اور طرح کے رتبے کے ہیں فضیلت یاب
جو حُب سرشت ثنا گو درُود پڑھتے ہیں

رہِ مدینہ کا ماحول ہے درُود آگاہ
شجر حجر بھی یہاں تو درُود پڑھتے ہیں

اِک اُنؐ کی ذات پر اور ایک شکرِ نعت پر
اک اک سانس میں دو دو درُود پڑھتے ہیں

اثر کچھ اور ہی ہوتا ہے اُن کے لہجے میں
نجات خواہ بشر جو درُود پڑھتے ہیں

تمہارے ساتھ ہم افسردہ دل سبھی مل کر
مدینہ جاتی ہواؤ! درُود پڑھتے ہیں

گدازِ دل کی ہو جو ترجمان سب مل کر
اک ایسی لَے میں ہم آؤ درُود پڑھتے ہیں

یہ نسخہ ردّ الم کا ہے آزمودہ ریاضؔ
ہو پیش جو کوئی غم تو درُود پڑھتے ہیں

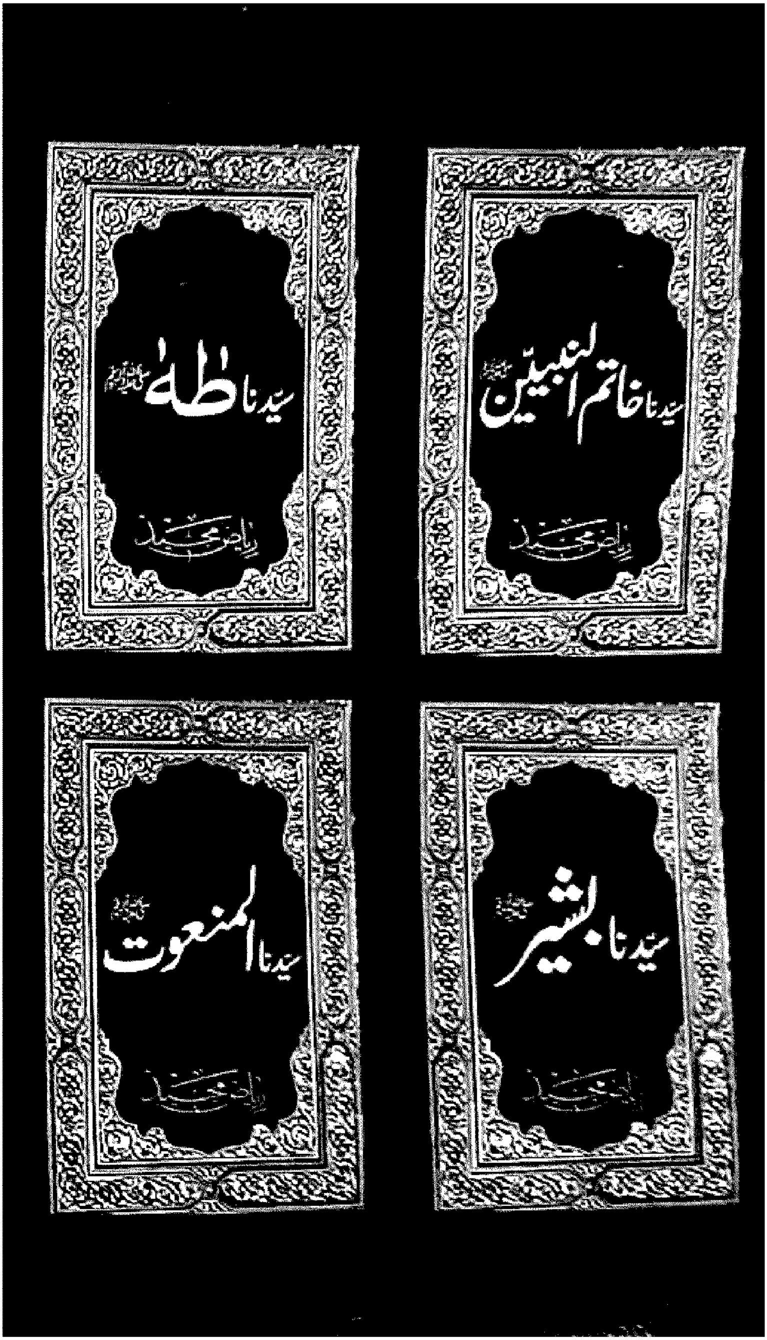
سیدنا خاتم النبیین
سیدنا طٰہٰ
سیدنا البشیر
سیدنا المنعوت